



نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۴ عـ | قیمت سالیانہ مع محصول ۴ عـ

نمبر ۷ - جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۵ فروری ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل اور سرکار انگریزی کے تعلقات میں پیچیدگیاں پڑتی جاتی ہیں = **افغانستان** کے باشندے امیر کابل کے ظلموں کی بابت واویلا مچا رہے ہیں = **نواب** سر سالار جنگ بہادر وزیر اعظم ریاست حیدر آباد دکن ۸ فروری کی شام کو ہیضہ سے فوت ہو گئے = **دہلی** اور اُسکے گرد نواح میں آجکل چیچک کا بڑا زور ہے = **لکھنؤ** میں چیچک سے ایک ہفتہ میں ۱۳۲ آدمی فوت ہوئے = **خزانہ** پٹیالہ میں جو چوری ہو گئی تھی وہ برآمد ہوئی اور تین خلاصی چور ثابت ہوئے اُنکو جرم سے اقبال ہے = **روس** اور اسٹریا میں جنگ ہوا چاہتی ہے دونوں طرفوں سے فوجیں تیار ہو گئی ہیں = **ایوب خان** نے روس کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ اگر مجکو آپ امداد دیویں تو موسم بہار میں امیر عبدالرحمان کے ساتھ جنگ کروں = **خدیو** مصر اس اضطراب میں ہے کہ مصر کا کل انتظام انگریزوں کے ہاتھ میں ہو گیا ہے اور دیگر سلاطین کیوں خاموش ہیں = **مہدی** کاذب سے جنگ کرنیکے واسطے مصر سے بڑی فوج مع توپخانہ کے سوڈان کی طرف روانہ ہوئی ہے = **جیل** اسود کے ... کرنے

سلطان روم کی سرحد پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اسواسطے سلطان نے اپنی فوج اُسکے مقابلہ کے لئے روانہ کری ہے = **بیکر** پاشا کی جگہہ خدیو مصر اور انگریز اپنی فوج کا سپہ سالار بنانا چاہتا ہے = **عربی** پاشا کی بیگم بھی لنکا کی طرف روانہ کی گئی = **مدراس** میں خاکی رنگ کی روئی کاشت کرنے کی تجویز ہو رہی ہے = **نمک** کے محصول سے سالگذشتہ میں ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے = **مہاراجہ** دلیپ سنگھ کی عرضی پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے = **انگریزوں** کی مخالفت اور عربی پاشا کی محبت مصر میں پھیلتی جاتی ہے = **کمکی** فوج کی امداد کے لئے ولایت سے اور سپاہی آرہے ہیں = **امریکہ** میں ایک ہوٹل معہ ایک سو مسافروں کے جل گیا = **انگلستان** میں پچھلے سال ۲ ہزار ۶۰۰ من افیون لوگوں کی استعمال میں آئی = **فرانس** سلطان روم کو اُبھار رہا ہے کہ معاملات مصر میں انگریزی فیصلہ کی علانیہ مخالفت کرنا چاہئے = **کلکتہ** کے ایک مالدار یہودی نے اپنی جیب خاص سے ڈھائی لاکھ روپیہ نقد ایک قومی مدرسہ کے لئے دیا ہے = **مقام** بلوسی میں چار سو جنگی وہابی موجود ہیں = **چین** میں ایک اخبار جو سب سے پرانا ہے پانچسو برس سے جاری ہے اور اب وہ دن میں تین مرتبہ شائع ہوتا ہے = **گورنمنٹ** آف انڈیا کے دفاتر ۱۵ مارچ کو شملہ میں کھلیں گے = **گورنمنٹ** فرانس

نام کے ساتھ عہد و پیمان کر رہی ہے = **امریکہ** میں افیون نوشی کے برخلاف کمیٹی ہوئی ہے = **مدراس** میں عیسائی عورتیں چھاپہ خانوں میں کام کرنے لگی ہیں = **ہردوار** کی شاخ ریلوی کا کام بہت جلد شروع ہونیوالا ہے = **پنجاب** میں مویشیوں کی بیماری زور پر ہے = **آیرلینڈ** کے قحط کے لئے چندہ جمع ہونے لگا ہے = **حکم** ہوا ہے کہ ہولیوں میں بدمعاش لوگ فحش گیت نہ گایا کریں = **سلطنت** روم کے اکثر عہدیداروں نے ارادہ کر لیا ہے کہ سلطان روم کو معزول کیا جاوے = **صوبہ** بلگیریہ سلطان سے بالکل باغی ہے = **عرب** کے ایک باشندے نے سلطان روم کو ہلاک کرنا چاہا تھا = **روسی** یہودیوں پر سخت ظلم ہو رہا ہے اور اُنکو حکم دیا گیا ہے کہ تمام یہودی ملک روس سے نکل جاویں = **شاہ ایران** نے پھر ایوب خان کو امداد کا بھروسہ دیا ہے = **چین** نے روس کے مقابلہ کے لئے اپنی سرحد پر فوجیں روانہ کر دی ہیں = **ہرات** کے باشندے ایوب خان کے حامی کار ہو گئے ہیں = **مدراس** میں ایک طالب علم امتحان مڈل میں فیل ہو کر تالاب میں ڈوب مرا = **شدت** برف باری سے تار ہائین نینی تال اور مراد آباد ٹوٹ گئی = **میسور** میں عہدہ دیوان کے لئے بڑا جگھڑا ہو رہا ہے = **حیدر آباد** میں ایک کونسل بجائے سر سالار

نور افشاں

شہنشاہ بیگم جرمن اور ایک لڑکی کی گفتگو

—— اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۱۰ فروری میں لکھا ہی کہ شہنشاہ جرمن کی بیگم سواری میں جا رہی تھیں - ایک ۸ برس کی لڑکی نے کھڑے ہوکر سلام کیا اور دعا کے ساتھ دو چار کلمے کہکر عرض کیا کہ ای ہم سب کی مادر مہربان میں ایک بات کہا چاہتی ہوں ذرا سواری کو تھام تو مجھے سواری کے ہمراہ دوڑنا پڑیگا - شہنشاہ بیگم نے اُس لڑکی کی خوش تقریر سنکر سواری کو ٹھہرایا اور لڑکیکو قریب بلاکے پیار کیا اور پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا کہ کیا کہتی ہو میری پیاری کہو - لڑکی نے پھر دعا کرکے کہا کہ جب تک عیسیٰ مسیح زندہ رہیں تم بھی زندہ رہو - میں چاہتی ہوں کہ مجکو کسی شاہی اسکول میں پڑھنیکی اجازت ملے تو میں شاہی خاندان کی لڑکیوں کی عادت اور ادب اور قاعدہ سیکھ جاؤں تو عجب نہیں اور میں اُمید کرتی ہوں کہ یہہ اسوقت کی گفتگو جو آپ سے کر رہی ہوں خالی اثر نہ ہوگی - شہنشاہ بیگم نے یہہ سنکر پسند کیا اور دریافت کیا کہ میری پیاری بچی تیرے ماں باپ تو مجھسے ناراض نہ ہونگے - اُسنے کہا کہ ناراض کیسے بلکہ خوش ہونگے پھر شہنشاہ بیگم نے ایک چٹھی دستخطی اور اُس لڑکی کو دی اور کہا کہ کل تم اپنے ماں باپ سمیت ہمارے محل میں آنا - چنانچہ دوسرے روز حسب وعدہ وہ لڑکی معہ اپنی والدین کے محل کے دروازے پر حاضر ہوئی - شہنشاہ بیگم کو خبر دیگئی حکم ہوا کہ بلالو - جب لڑکی اندر گئی تو بیگم نے اپنی نواسی سے کہا کہ تو تمہاری بہن آگئی ہی اِسکو اپنے پاس بٹھاؤ اور اپنے ساتھ اسکول میں لیجاکر پڑھایا کرو - اسکی والدین سے بیگم نے کہا کہ میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ یہہ لڑکی مجکو عنایت ہو تو بڑی مہربانی ہو - کیونکہ یہہ لڑکی مجکو بہت پیاری معلوم ہوتی ہی اِسکی محبت میرے دل میں جگہہ کرگئی - یہہ لڑکی تمہاری لڑکی نہیں ہی بلکہ خداداد ایک بڑی دولت ہی میں اُن لوگوں کے حال پر افسوس کرتی ہوں جو لوگ بیٹیوں سے ناخوش رہتے ہیں - اِسکو میں اپنے دامن دولت کے سایہ میں رکھوں گی اور دو وقتہ آپ سے ملنے آیا کریگی - اور اسکے صلہ میں ہمنے ایک ہزار روپیہ ماہواری آپ کا مقرر کیا - اب وہ لڑکی دو وقتہ اپنے والدین سے ملنے کو سواری پر جایا کرتی ہی اور بادشاہ بیگم ہر وقت اپنی سواری میں ہمراہ رکھتی ہیں +

اِس واقعی حقیقت کے پڑھنے سے بادی النظر ہی میں شہنشاہ بیگم کا شاذ و نادر رحم اور محبت ظاہر ہوتی ہی - ہزارہا امیر اور بادشاہ اِس دنیا میں ہوتے آئے ہیں مگر انمیں سے بہت تھوڑوں نے ایسی دلاویز اور دلکو چھیدنے والی محبت ایک کم سن غریب اور عام لڑکی کے ساتھ کی ہوگی حالات مندرجہ بالا اور باہمی گفتگو کے مطالعہ سے پڑھنے والیکے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہی اور بیساختہ انسان بول اُٹھتا ہی کہ یہہ محبت اپنی بینظیری کے باعث بہت ہی عجیب و غریب معلوم دیتی ہی مگر ہائے افسوس ہی کہ خدا کی محبت کو بنی آدم نہیں پہچانتے - اُسنے اپنی بیحد محبت سے اپنا فرزند اِس دنیا میں فرمانبردار اور گناہ سے آلودہ جہنم کے لایق بیچارہ اور لاچار بندوں کے لئے بھیجا اور کہا کہ اگر کوئی اُسکے پاس آوے تو اپنے گناہونکی معافی و حیات ابدی بلکہ آسمانی خاندان میں دخل پائیگا - زیادہ تر حیرت یہہ ہی کہ لوگ ایسے محبت کو دیکھکر اور اگرچہ بارہا قوی دلیلوں کے ساتھہ ثابت کیا جاتا ہی کہ یہہ امر واقعی ہی اپنا مونہہ موڑتے ہیں - اگرچہ یہہ عام پکار ہو رہی ہی کہ تم جو تھکے اور بوجھہ سے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تمکو آرام دونگا مگر اکثر لوگ اِس میٹھی اور پُرمحبت آواز سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں - ای ناظرین کیا الٰہی محبت کی اسقدر بیقدری کرنا موجب نجات ہوگا +

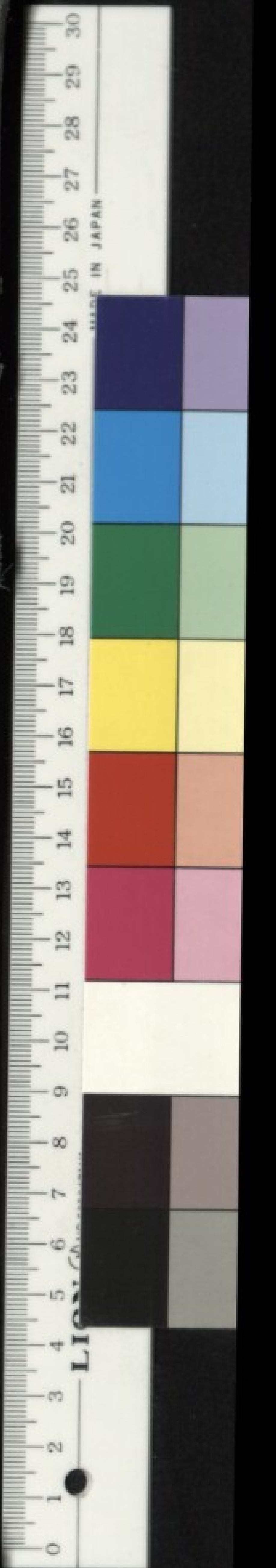
—— بمبئی احاطہ میں انتظام ہو رہا ہی کہ ۳ لیڈیاں انگلینڈ سے ڈاکٹری کا کام کرنیکی خاطر منگائے جاویں - اور ہر لیڈی کی طرف سے ایک ایک ہزار روپیہ کے ۱۰ چندے اِس کام کے لئے جمع ہو چکے ہیں +

اگر یہہ سچ ہی تو گورنمنٹ کو اور کونسی دلیل ملنی چاہئے کہ زنانہ ڈاکٹرہ ہندوستان میں بہت ہی فایدہ پہونچاویگی اور اہل ہند کی آرزو ہی کہ اُن کے وسیلہ سے ہماری مستورات کا علاج ہوا کرے - اگر ہمارا یہہ کہنا درست نہیں تو یہہ ایک ایک ہزار کے ۱۰ چندے کس امر پر دال ہیں - ہماری دانست میں اگر ہر ایک ضلع میں ایک زنانہ ڈاکٹرہ مقرر ہو جاوے تو عام کو فایدہ کثیر پہونچیگا - اور یقین ہی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اُس ڈاکٹرہ کی تنخواہ و دیگر متعلقہ اخراجات لوگوں سے حاصل کرنا کچھہ دقت کی بات نہ ہوگی - بلکہ لوگ بڑی خوشی سے اِس کار میں امداد دیا کرینگے +

ہمارا تجربہ ہی کہ بہت سی عورتیں مارے شرم کے لا علاج مرجاتے ہیں - اور اگر علاج بھی کرتے ہیں تو عمر رسیدہ عورتوں کے بے تکے اور سنے سنائے نسخہ جات جنکا وزن اور مقدار کچھہ نہیں ہوتا بلکہ یہہ کہا کرتی ہیں کہ دمڑی کی فلانی چیز اور ایک دھیلے کی فلاں اور ایک کاگرہ استعمال کرنی ہیں جو اکثر اوقات زہر قاتل کا کام بجائے علاج کے کرتے ہیں +

اگرچہ اہل انگلنڈ کی نسوان تعلیم یافتہ ہونیکے باعث ڈاکٹروں سے اپنا علاج کروانا کچھہ شرم کی بات تصور نہیں کرتی ہیں مگر تو بھی اُس ملک میں بہت سی زنانہ ڈاکٹرہ موجود ہیں - کیا مناسب نہیں ہی کہ ہندوستان کی شرم آگین عورتوں کے لئے زنانہ ڈاکٹرہ مقرر ہوں +

—— آج ہمکو ایک اخبار سے معلوم ہوا ہی کہ کلکتہ سے ایک برہمنی بنگالی عورت ڈاکٹری علم کی تحصیل کرنے کی غرض سے امریکہ کو جانیوالی ہی جو امریکہ کے بوسٹن یونیورسٹی میں اعلیٰ درجہ کی سند حاصل کرکے ہندوستان کو لوٹنے کا ارادہ رکھتی ہی یقین ہی کہ تھوڑے عرصے میں ہندوستانی عورتونکو علم ڈاکٹری کی طرف بہت رغبت ہو جاویگی - کیا اچھا ہو کہ اہل پنجاب بھی بل



اہلِ ہند کی بہبودی کے اُصول

یہہ امر مسلم الثبوت ہی کہ ہر ایک چیز تغیری حالتمیں یا تو بگڑتی جاتی ہی یا سدھرتی ہی۔ یہی حال ہر فرد بشر۔ ہر سوسائٹی۔ ہر جماعت۔ ہر فرقہ ہر قوم کا ہی۔ جب کسی قوم کی یہہ حالت ہو تو نہایت ہی خوفناک حالت ہوتی ہی۔ بعض اوقات یہہ دشتیں خود قوم کے اندرونی اوصاف کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بعض اوقات بیرونی تاثیر کا ثمرہ۔ پر جب ہر دو امور کام کرتے ہوں تو اُس قوم کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہی۔ پرانی حالت سے نئی حالت کو اختیار کرنا اُسوقت جبکہ کوئی تجربہ رہبری کے لئے نہو ان دشتوں کا شاہد ہی۔ ایک چھوٹے بچہ کی طرح ایسی حالت میں ایک قوم کو سیکھنا پڑتا ہی کہ کونسی چیز جلانے والی ہی کن کن چیزوں میں زہر ہی۔ کونسی کونسی چیزیں رنج پیدا کرتی ہیں اور کون سے امور راحت کے باعث ہیں۔ ان باتوں کا تجربہ ایک شدید تجربہ ہی۔ اسکے حاصل کرنے میں شاید زندگی ضایع ہو وہ آگ کہ جسمیں چھوٹے بچہ نے اپنا ہاتھ ڈالا ہو شاید اسکو ضرر پہونچا کر نکما کردے۔ الغرض تجربہ کی تحصیل میں بہت سی دشتیں ہیں مگر یہہ بھی راست ہی کہ تجربہ کے حصول سے حفاظت ہی۔ جب کوئی قوم وحشی حالت سے مہذب بنناچاہتی ہی تو اسکے گذرگاہ میں ہزارہا تکالیف و مصایب بلکہ جانکاہ دشتیں سدِراہ ہوتی ہیں۔ اگر کسی قومی امر میں سہواً غلطی ہو تو یہہ غلطی اُس قوم کی زندگی کو ایسا برباد کرنیکی قدرت رکھتی ہی کہ بجائے برکت کے اُس قوم کو دنیا میں لعنت کا باعث بنادے +

ہندوستان کو بھی ابھی بہت سے سبق حاصل کرنے ہیں۔ بیشتر اس سے کہ اہلِ ہند کی نسبت کہا جائے کہ یہہ راہ راست پر ہی۔ امورات تعلیمی۔ انتظام سلف گورنمنٹ۔ اخلاق اور مسایل دینی ابتک بلا تحقیق پڑے ہیں۔ ان امورات میں اگر اہلِ ہند نے راہ راست اختیار کیا تو آئندہ کی فضیلت متصور ہی پر اگر غلطی کھائی تو سوائے ندامت و حقارت و کم بختی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا +

تعلیمی امر میں صرف یہی دقیقہ نہیں ہی کہ کسطرح علم لوگوں میں پھیلے۔ کونسا حصہ گورنمنٹ کے ذمہ ہو۔ کسقدر بوجھ لوگونکی گردنوں پر ڈالا جاوے وغیرہ وغیرہ۔ پر غور طلب بات یہہ ہی کہ دریافت ہو کہ علم کی اصل غرض کیا ہی اور کسطرح یہہ غرض پوری ہو۔ گورنمنٹ گو تعلیم کا ایک عمدہ سلسلہ جاری کرے درسی کتابیں مکمل ہوں۔ اور مدارس ہر کس و ناکس کے پہونچ میں آجائیں +

پر اگر یہہ علم فراخدلی۔ پاکیزہ خصلات۔ بےغرض ارادے۔ دوسروں کی بہبودی کے جویاں۔ علم و ہنر اور علی صنایع میں کشادہ دل۔ شریف اور محب وطن نہ بنادے۔ تو ایسے علم کی تحصیل بیفایدہ ہی +

اگر علم انسان کو تعریف کا متلاشی اور دولت کا خواہاں بنادے تو اسکے نتیجہ وہی کچھ ہوں گے جو اُس شخص کے ہوں جو چوری کرنے یا دھاڑا مارنے کا فن سکھلایا جاوے۔ علم کی خاص غرض یہہ نہیں ہی کہ کسی خاص فن میں انسان کا دل لگایا جاوے پر اسکی اول غرض ہر ایک آدمی کو دنیا میں ایک برکت کا باعث بناتا ہی +

انتظام سلف گورنمنٹ جسکا چرچا آجکل تمام ہندوستان میں عام ہو رہا ہی۔ محبان ہندوستان کے باریک خیال اور دلی امداد کے لایق ہی۔ اکثر اسبارے میں یہی سوال ہوتے ہیں کہ کون ووٹ دیسکتا ہی۔ یہہ انتظام کسطرح جاری ہو۔ کسکی تقرری عمل میں آوے۔ کیا کیا اختیارات دئے جاویں وغیرہ وغیرہ مگر یاد رہے کہ یہہ سوالات بالکل لچر اور پوچ ہیں۔ غور طلب یہہ امر ہی کہ ایسے معتبر اور ذمہ داری کے عہدہ کے لئے کیونکر اہلِ ہند کے باشندے لایق بنائے جاویں۔ تعلیم ایسی لیاقتیں پیدا نہیں کرسکتی ہی کیونکہ تجربہ سے معلوم ہی کہ بسا اوقات علم برباد کرنے اور محکوم کو ایذا پہونچانے کا آلہ ہو جاتا ہی۔ سلف گورنمنٹ کا یہہ بھی منشا نہیں ہی کہ خالص لفظ آزادی کی مرغوب آواز سے اہلِ ہند کے کان بھرے جائیں +

امورات اخلاقی پر روزمرہ اخباروں اور کتابوں اور تقریروں اور لکچروں میں مباحثہ کیا جاتا ہی۔ صغیر سنی میں شادی کرنا۔ بیوگان کا عقد ثانی۔ ذات اور بہت سے دیگر امور پر کثیر لوگوں کے خیال جمے ہوئے ہیں۔ مختلف رائیں ان قبوحات کی ترمیم میں دیجاتی ہیں مگر یہہ تمام امور مختلف خیالات ظاہر کرتے ہیں کہ اہلِ ہند کی سوسائٹی میں کوئی بنیادی قباحت ہی جو ہر اچھی ترمیم کے سدِراہ ہی۔ ضرور ہی کہ اہلِ انسانی رشتہ کو دوسری نظر سے دیکھیں برخلاف اسکے جو آج دیکھ رہے ہیں۔ اہلِ ہند کی ترقی کی زندگی میں کوئی زہر قاتل ایسا اثر نہیں رکھتا ہی جیسا کہ ذات۔ اہلِ ہند کے اعمال سے ثابت ہی کہ دستورات اور رسومات انسان کے لئے نہیں بنے ہیں پر برعکس اسکے سخت اور تصدیعہ دہ رسومات کے لئے انسان بنا ہی۔ کچھ مضایقہ نہیں ہی کہ اگر ہمارا ہم جنس تباہ ہوتا ہو مگر ہماری ذات میں خلل نہ آوے۔ کچھ پرواہ نہیں گر کوئی انسان بھوک اور پیاس سے مرتا ہو مگر پاک برتن نہ چھوے اور اُن برتنوں کا مالک ناپاک نہ ہو جائے۔ خواہ محبت اور رحم کا نسل کیوں نہو مگر اعلیٰ ذات والے آدمی کے پاک ہاتھ کسی ادنیٰ ذات والے شخص کو چھونے نہ پائیں۔ انہیں باتوں کو ذہن نشین کرکے اہلِ ہند اخلاقی امورات میں ترمیم کیا چاہتے ہیں۔ ایسی ترمیموں کے محب خواہ کیسی ہی محنت کیوں کریں مگر انکو یاد رکھنا چاہئے کہ وے صرف سطح پر کام کررہے ہیں اور بنیادی امورات پر ہرگز لحاظ نہیں کرتے اور اُن قبوحات کی تہ تک نہیں پہونچتے +

خیالات مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہی کہ قومی امورات کی ترمیم میں بیرونی علاج کرنا اور ساتھ ہی اسکے یہہ خیال کرنا کہ اس قوم کے اوصاف سدھر جائینگے صرف خام ترمیم کی اُمید رکھنے ہیں۔ حقیقت میں یہہ طریقہ ایسا ہی ہی جیسا کہ ایک عمارت کو اوپر سے نیچے کی طرف بناتا ہی۔ جو کام بالکل بے بنیاد ہوتا ہی

اب سوال یہہ لازم آتا ہی کہ کونسی چیز انسان کی خصلت تبدیل کرسکتی ہی۔ وہ کونسا علاج ہی جس سے مریض بغض و عناد کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے رذیل اشراف ہو جاتے ہیں۔ اور بخیل محب وطن۔ وہ کونسی دوا ہی کہ جس سے انسان آدم زاد کی بہبودی اور آسائش کی خواہش میں اپنے آپکو کھو دیتا ہی۔ صاف ظاہر ہی کہ نہ تو تعلیم اور نہ سلف گورنمنٹ اور نہ اس قسم کی ترمیم میں یہی کوشش ہی کہ کلہاڑی جڑ پر لگانی چاہیے۔ کوئی الہی طاقت کی تاثیر انسان کے دل پر ہونی چاہیے جس سے کہ اہل ہند بالکل تبدیل ہو جائیں۔ یہہ بھی یاد رہے کہ صرف مسیحی مذہب سے انسانی طبیعتیں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ خواہ حکمران مسیحی قوم کے قوانین کچھ ہی کیوں نہ کریں مگر جبتک کہ اہل ہند کے دل مسیحی مذہب کی عمدہ تعلیم سے فیضیاب نہ ہوں تبتک بالکل یقین نہیں ہی کہ معاملات ہند خواہ ملکی ہوں یا اخلاقی دینی ہوں یا دنیاوی سدھر جائیں اور ترمیم کا عالیشان قصر کی عمدہ نیو ڈالی جاوے +

مراسلات

میاں الہ دیا صاحب اور نیا ڈھنگ

یا ایہا الناظرین۔ ہمکو یقین ہی کہ آپ میں اکثر صاحب غالباً اُن مضامین کے خلاصہ مضمون سے جو کہ وقتاً فوقتاً ہمارے قلم سے دربارہ تحقیقات اصل انجیل اور میاں الہ دیا صاحب نکلکر آپ کے پیش ہوتے رہے ہیں۔ واقف ہونگے صاحب موصوف نے اپنے اول مضمون بعنوان تحقیقات اصل انجیل میں یہہ دعوی کیا تھا کہ اناجیل مروجہ حال میں چار قسم کے کلام مخلوط ہیں اول جو کہ ہمارے خداوند عیسی مسیح کی زبان گوہر فشان سے صادر ہوئے اور جو کہ مقدس حواریوں کے وسیلہ آجکل کی ہی اناجیل میں بعینہ و بجنسہ موجود ہیں اور کہ صاحب موصوف اسی پہلے قسم کے کلام کو (جیسا کہ انہوں نے تسلیم کرلیا ہی) کلام الہی قرار دیکر قبول کرتے ہیں۔ دویم وہ تواریخی واقعات جو کہ حواریوں نے بچشم خود دیکھ کر قلمبند فرمائے۔ تیسرے کاتبوں کے سہو سے وہ کلام جو کہ اول صرف حاشیہ کے طور پر لکھے گئے تھے متن میں داخل ہو گئے۔ چہارم وہ کلام جسکا کچھ پتہ ہی نہیں ملتا۔ ان باقی تین اقسام کو کلام الہی نہیں مانتے۔ ہمنے اسکا جواب یہہ دیا تھا کہ اگر جو کچھ صاحب موصوف فرماتے ہیں درست بھی خیال کیا جاوے تو بھی اُن ہی کی اصول کے موافق ہم خداوند عیسی المسیح کی الوہیت کو ثابت کر سکتے ہیں جس سے محمدی مذہب کی جو کہ اظہر من الشمس بات سے نہ صرف انکار کرتا ہی بلکہ جہانتک کہ اُس سے ہو سکتا ہی تردید کرنے کی کوشش بھی کرتا ہی بیخ کنی ہو سکتی ہی۔ اسکے جواب میں صاحب موصوف سے تو جو کچھ بن پڑا سو لکھے تحریرات سے ہی صاف نمایاں ہوتا ہی بارے ایک شخص مسمی آپکا پرانا یار (رضا صاحب) نے جو کچھ اُن کے دل میں آیا لکھ ہی مارا غالباً یہہ خیال کرکے کہ وہ اس امدادی مضمون کے وسیلہ سے بحث شروع کرکے الہ دیا صاحب کو زک سے بچاویں اور شاید اُنکو یہہ معلوم نہ تھا کہ اگر اُسطرف سے مضامین امدادی لکھے جاویں تو بھی ہمارے دلایل کے زور کو اگر وہ کیا کل محمدی علما اپنا سارا زور لگادیں تو بھی سرمو ہٹا نہیں سکتے اور غالباً ہماری طرف سے بھی احباب امدادی مضامین لکھ سکتے ہیں چنانچہ ہمارے مہربان لالہ رام چند کے بھائی نے ایک دندان شکن جواب نورافشان مطبوعہ ۲۶ نومبر ۱۸۹۱ء میں تحریر فرمایا جس میں صرف اتنا ہی لکھا تھا کہ انکا پرانا یار صاحب کو لازم ہی کہ جبتک ہم اپنے مہربان میاں الہ دیا صاحب سے پہلے یہہ معاملہ اچھی طرح طے نہ کرلیں ہم ہرگز انکی طرف رجوع نہیں کر سکتے اور اُن سے درخواست کی تھی کہ وہ کچھ دن ہم سے بحث کرنے میں صبر کریں وقت پر اُنکو بھی دیکھ لیا جاویگا۔ میاں الہ دیا صاحب نے ایک مدت کے بعد پھر کچھ اصل مضمون پر تحریر فرمانے کا آئندہ کا وعدہ کیا تھا۔ جس خیال سے اتبک ہم اور تحریر کرنے سے مصلحتاً باز رہے کیونکہ ضرور تھا کہ پہلے ہم اُنکی دلایل کو سن لیں جو کہ وہ لکھنا چاہتے ہیں بعدازاں اُنکا جواب لکھنا ہمارا فرض ہوتا۔ اب صاحب موصوف کا عجب ڈھنگ یہہ ہی کہ بجائے اُسی اصل مضمون پر کچھ لکھنے کے منشور محمدی مطبوعہ ۲ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ میں ٹال کی ٹل ہانک دی۔ اور وعدہ کیا کہ وہ ایک مضمون دربار ابطال الوہیت مسیح زیب قلم فرماوینگے۔ لیکن جائے حیرت ہی کہ عام محمدی لوگوں کی مانند وعدہ کو بالائے طاق رکھکے ایک نیا سوال کر مارا جو کہ منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول میں بایں الفاظ باقی آئندہ مندرج ہی اور غالباً جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حواریوں کے معجزات میں سے چند ایک لکھے جاویں۔ یہہ ایک اجنبی بحث ہی جسکی طرف الحال ہمارا رجوع ہونا سراسر نئی بحث کو شروع کرنا ہی اور یوں الہ دیا صاحب کو موقعہ دینا کہ اصلی بحث سے کنارہ کر جاویں بس ضرور ہی کہ میاں صاحب موصوف جبتک کہ ہمارے جواب الجواب پر جو کچھ لکھنا چاہتے ہیں نہ لکھ لیں اور جبتک کہ بحث کے اصول کے بموجب ایک مقدمہ فیصل نہو لے ہم اپنی ذات سے تو دوسری بحث شروع کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ہاں اگر کسی اور بھائی کو کہ کے اس نئے بحث میں بھی منہ توڑ جواب دینا منظور ہو تو اُن کی خوشی۔ ہم میاں الہ دیا صاحب کو کیونکر سمجھاویں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا خداوند مسیح کی الوہیت کو درمیان لانا بالکل ایک اجنبی بحث ہی۔ ای صاحب ہرگز اجنبی بحث نہیں۔ بلکہ آپکے ہی مسلمات سے مسیح کی الوہیت کو ثابت کرنا (جیسا کہ ہم نے نورافشان مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء میں ثابت کر دیا ہی) گویا محمدی مذہب کی بیخ کنی کرنا تھا۔ اور یہہ ہمنے آپکو کر دکھائی چنانچہ ہمارے ناظرین حق پسند نے خود ہی اسکی داد دی ہوگی اب پھر اگر آپ کچھ اسی مضمون پر لکھیں تو فبہا ورنہ (جبکہ آپ اپنے دعوی کے بموجب تحقیقات کے طالب ہیں) تو کیوں ادھر اُدھر دوڑتا نہیں چھوڑ مسیح کی الوہیت کے قایل ہی ہو جاوے اور محمدی مذہب کو ترک نہیں کرتے۔ ورنہ یہہ کہو کہ گو سمجھ گئے

طرف کتنے ہی دلائل قاطع و براہین ساطع پیش ہوا کریں ہم تو لکیر کے فقیر ہو کے اپنا گیت ہی گاتے جاوینگے اور اپنی ہی کہانی سناتے جاوینگے +

پھر صاحب موصوف منشور محمدی مطبوعہ ۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری میں یوں رقم کرتے ہیں کہ مجیب صاحب کو تحریف شدہ اناجیل سے دلائل پیش کرنا کمال بے انصافی کی بات ہے۔ ہم انکے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا ضرور اور کافی خیال کرتے ہیں کہ ہمنے (اور خصوصاً لالہ رام چندر کے بھائی صاحب منے بجواب میاں آپکا بورانہ یار صاحب) بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اناجیل جس معنی میں آپ لفظ تحریف لئے پھرتے ہیں اُسمیں ہرگز محرف نہیں ورنہ دنیا بھر میں کوئی کتاب ایسی نہیں جسپر لفظ تحریف عاید نہو سکے بیچارے قرآن کی تو کیا حقیقت ہے وہ تو سرتاپا محرف ہونا تو درکنار مبدل ہوا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ہمنے جتنے دلائل دربارۂ الوہیت خداوند مسیح اپنے مضمون متذکرہ بالا میں پیش کئے وہ باستثنائے چند سب کے سب خداوند مسیح کی کلمات سے اقتباس کئے گئے تھے جسکو آپنے بھی اپنے مضمون اول میں مسلم کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ کلام الٰہی ہے۔ اب انپر عذر کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ ہاں یوں چاہو تو سالہا سال تک تحریف کی ڈگری گاتے چلے جاؤ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنیگا +

پھر صاحب موصوف کا ایک اور نیا ترانہ دیکھو کہ ابھی پہلی بحث پر حسب وعدہ باقی آئندہ رہگیا ہے تو بھی ایک اور سوال کر مارا (یہہ تذکرہ بالا سوال نہیں بلکہ بالکل اور ہی دیکھو کور بالا منشور محمدی صفحہ ۹۶) ہم انکے جواب میں بھی وہی کہتے ہیں جو کہ اوپر کہہ چکے ہیں کہ جبتک ایکبات فیصل نہ ہولے دوسری شروع کرنا ہمارا فرض نہیں پر ہم یقین کرتے ہیں کہ باخبر و بالیاقت غیرت مند مسیحی بہت سے ایسے ہیں جو کہ دندان شکن اور منہ توڑ جواب دینگے۔ جدھر چاہو بھاگو آپکے نصیب اتو زک ہی زک ہے۔ وہ تلوار کے زور کا زمانہ گیا آپکا زور ٹوٹ گیا۔ زمانہ عربی جہالت سے نکلکے اب آجکل کی سچی روشنی سے صداقت کو پرکھ رہا ہے۔ آپ اب بھی خواہ نخواہ سر مار رہے ہیں۔ طالب حق ہو تو حق کو قبول کرو ورنہ کھلم کھلا منصف ہونے کی ڈگری (آپکے ہی محاورہ بموجب) آپ کے ذمہ صادر ہوگی۔ اور کیا لکھوں۔ اب تسلیم عرض کرتا ہوں +

خاکسار فقیر محمد حنیف

سلف گورنمنٹ پر ایک رائے

الحمد للہ والمنتہ ہندوستان کے نصیب کھلے کہ آزادی رائے و خود انتظامی کا زرہ و جوشن گورنمنٹ عالیہ سے مرحمت ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اس نعمت غیر مترقبہ کا ہندوستانیوں کو عطا کرنا عالیجناب نوشیروان درجات لارڈ رپن صاحب بہادر کے عہد مبارک پر محمول کر رکھا تھا۔ یہہ طریقہ انتظام رعایا کی بہبودی و ترقی کا ایک عمدہ ذریعہ ہے اور کتاب عالم پر حضور مغفور الیہ کی نیک یادگاری کے لئے ایک بھاری وسیلہ ہے +

اب ہم پر واجب ہے کہ اس نعمت کی قدر کریں اور جو منشا ہماری مہربان عادل گورنمنٹ کا ہے اسکو پورے طور سے سمجھ کر تعمیل کریں اور وہ اصول و قواعد برتیں جس سے ہر فرقہ کو برابر برابر فایدہ سعدیہ پہنچے۔ خود غرضی خود رائے چھوڑ دیں ہمدردی و بہبودی باہمی اختیار کریں +

خدا کا شکر ہے کہ اب جا بجا صوبہ پنجاب کے ہر شہر میں کمیٹیاں زور شور سے ہو رہی ہیں اور انتخاب ممبران کے بارہ میں بحث کیجاتی ہے۔ چنانچہ ۲۹ جنوری کو ایک جلسہ لودیانہ میں حضور ڈپٹی کمشنر بہادر کی صدر نشینی سے منعقد ہوا جسمیں ضلع کے ذیلدار نمبرداران و چودھریان شامل تھے۔ جو رائے اُس تاریخ دیگئیں اُن پر بخوبی غور کیا جاتا ہے +

۱۵ فروری کو ایک جلسہ اسی باب میں اور ہوگا +

چونکہ ہم میں سے ہر ایک پر فرض ہے کہ جو کچھ اپنی سمجھ میں مناسب سمجھے ظاہر کرے اسلئے یہہ ناقص فہم کج فہم مختصراً تحریر کرکے اڈیٹر صاحب آپکی خدمت مبارک میں ارسال کیا ہے۔ تاکہ اپنے اخبار میں درج فرماویں یا جلسہ میں پڑھوا دیں یا اُن آراء تحریری میں شامل کر دیں جو اسباب میں ۱۵ فروری کو پیش کیجائیں گی اگرچہ ظاہراً یہہ ایک دیگر امر معلوم ہوتا ہے مگر اصلی تعلق نفس امر کے لحاظ سے میرے دل میں ہر دفعہ یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سلف گورنمنٹ کے بموجب شہر و بڑے بڑے گاؤں میں پنچائتیں مقرر ہو جائیں گی تو گروہ ذیلداران و اعلیٰ نمبرداران کا اس ضلع میں کیوں پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ کونسا کام ہے جو بغیر اعلیٰ نمبرداروں یا ذیلداروں کے چل نہیں سکتا۔ سلسلاً اگر بعض امور کی کارروائی میں موجودہ انتظام سے کچھ دقت ہوتی ہے تو اُن امور کا انصرام پنچائتوں کے ذمہ ڈالدیا جاوے۔ سہولیت سے وہ برگزاری ہو جایا کریگی۔ میرے نزدیک اس گروہ کے ارکان کا پنچایتوں کے ہوتے پیدا کرنا بیفایدہ معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اگر اس زاید گروہ کے مقرر کرنے سے فایدہ ہے تو یہہ ہوگا کہ بیچارے کھیوٹ زمینداروں کے ذمہ ایک زاید کر بڑھا دیجائیگی یعنے حقوق اعلیٰ نمبرداری و ذیلداری کا بار انکی جانب ڈالدیا جاوے گا +

اکثر گاؤں کے زمیندار ایک تو مالگذاری کے زیادہ ہونے سے آگے ہی رو رہے ہیں بجائے آنسو پونچھنے اور رعایت کرنیکے ابھی اُنپر ایک زاید گروہ کے حقوق کے بار ڈالنے کا انتظام کیا جاتا ہے +

حقیقت میں اس ضلع کے عام زمیندار ماسوا اُن چند اشخاص کے جنکو عہدہ ذیلداری و اعلیٰ نمبرداری ملنے کی اُمید ہے باقی سب اس گروہ کے پیدا ہونے سے ناراضامند معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک تو اُن کے ذمہ اُن کے حقوق کا بیفایدہ بار ڈالدیا جائیگا۔ دوم یہہ کہ انکا انتخاب کسی عمدہ و عام پسند قاعدہ پر نہیں کیا گیا۔ البتہ پنچائتوں کے ہونے سے عام لوگ خوش معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اسمیں ہر قوم و ہر فرقہ کو اپنی اپنی بہبودی کی اُمید ہے

نوٹ۔ جس حال کہ سلف گورنمنٹ کی نسبت عام رائے و عام اس سے کہ پسندیدہ ہو یا غیر پسندیدہ ہم گورنمنٹ کو مطلوب ہے اسلئے ذیل میں ایک زمیندار کی رائے جو ضلع لودیانہ علاقہ [illegible] کا باشندہ ہے درج کرتے ہیں + اڈیٹر نورافشاں

لیکن انتخاب ممبران میں نہایت احتیاط کا برتاؤ کرنا نہایت ضروری امر ہے*

گانو میں یہہ خیال ہرگز نہونا چاہئے کہ نمبرداری ممبر مقرر کئے جاویں کیونکہ عہدہ نمبرداری کے عطا کرنے میں کچھ ایسی چھان بین نہیں کی گئی تھی کہ وہ شیٹ ورپنٹ ٹھیک ٹھیک مطابقت بیٹھتی چلی جاتی*

بعض نمبرداران لیاقت وحیثیت میں کچھ برائے نام ہیں اور دیانت داری جو نہایت ضروری ہے بہت کم یاب۔ بعض کھیوٹداران بعض نمبرداران سے بسوہ داری مالگذاری ولیاقت ورعب ودیانت داری میں بڑھکر ہیں۔ اسلئے گانو کے انتخاب ممبران میں صرف نمبرداری پر اکتفا نہ کیا جاوے۔ بلکہ کھیوٹداران کا شمول لازمی سمجھا جاوے۔ وقت سکھاں میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا فرق اتنا ہے کہ انتظام حال میں سرکار کی سرپرستی ہے اور وقت سکھاں میں بطور خود ممبرداروں والے کھیوٹداروں کے شمول سے پنچائتیں ہوتی تھیں۔ اور نیز ہر قوم وہر فرقہ کا لحاظ رکھا جاوے۔ اس ضلع میں بسوہ دار اکثر اقوام جاٹ وراجپوت ورائیں وگوجر ودوگر پائے جاتے ہیں بعض گانو میں انہیں سے صرف ایک فرقہ اور بعض میں دو مناسب ہے کہ بڑے بڑے گانو سے جنمیں قریب ۵۰۰ گھر ہوں خاصکر مختلف دو فرقہ آباد ہوں۔ ہر دو فرقے سے ایک ایک آدمی دیانت دار جو تجربہ کار ہو یا لیاقت معاملہ فہمی کی رکھتا ہو اگر وجاہت بھی ہو تو خوب ہے بغیر امتیاز واعتبار نمبرداری کے ممبر مقرر کیا جاوے کمی بیشی آبادی کا لحاظ ضروری نہیں ہے اگر ایک گانو میں دو فرقہ ⅓ و ⅔ کی نسبت سے آباد ہوں تو یہہ ضرور نہیں کہ ایک تہائی سے ایک اور دو تہائی سے دو شخص انتخاب کئے جاویں۔ بلکہ ہر دو فرقہ سے بلحاظ کمی بیشی ایک ایک آدمی انتخاب کر لیا جاوے۔ اور جو گانو چھوٹا ہو یا اسمیں ایک ہی فرقہ آباد ہو ایک ہی آدمی کافی ہے۔ انتخاب ممبری کے لئے زمینداری کی حیثیت ۳۰ گھماؤ پختہ اراضی سے زیادہ کا مالک ہو یا قریباً ۳۰ ماگداری ادا کرتا ہو*

محرر علاقہ بیٹ کا ایک سیاں

سرکاری خبریں

پنڈت موتی لعل صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر نے جناب سر لیپل ہنری گرفن صاحب بہادر کی انگریزی کتاب موسومہ پنجاب چیفس کا جسمیں پنجاب کے کلاں خاندانوں کے تاریخی حال وتذکرے درج ہیں اُردو میں ترجمہ کیا ہے اور اسکا نام کتاب رئیسان پنجاب رکھا ہے۔ یہہ کتاب سرکاری کتب خانہ واقعہ انارکلی لاہور سے بقیمت مبلغ ساڑھے چھ روپیہ فی جلد ملسکتی ہے*

شہر ملتان میں آنریری مجسٹریٹوں کی ازسرنو تقرری کا معاملہ زیر غور گورنمنٹ پنجاب ہے اور یہہ منشا ہے کہ وہاں دو آنریری مجسٹریٹ ایزاد کئے جاویں اور حکام چیف کورٹ سے اس بارہ میں رائے طلب ہوئی ہے*

ایک سلیس رسالہ درباب متفرقہ حفظان صحت مثل گنز حفظان صحت پنجاب سوال وجواب تصنیف کیا ہے گورنمنٹ کے حکم سے اردو میں ترجمہ ہو رہا ہے اور بعد تیاری تقسیم کیا جائیگا*

بسبب وقوع ایک مقدمہ کے جسکی اطلاع حال میں پنجاب گورنمنٹ کو پہونچی ہے گورنمنٹ موصوف نے ایک آنریری مجسٹریٹ کو متنبہ کیا ہے کہ جو اختیارات آنریری مجسٹریٹان کو عطا ہوتے ہیں وہ اسی حالت میں قایم رہ سکتے ہیں اگر اُن اختیارات کے برتاؤ میں کسی شخص سے کسی قسم کی رو ورعایت نہ کیجاوے*

ان دنوں میں جب بہ تقریب دورہ جناب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو ضلع رہتک سے گذرنے کا اتفاق ہوا تو انکی خدمت میں ضلع مذکور سے کسی قدر شکایات زیادتی جمع مجوزہ بندوبست گذشتہ گذریں اور اُسپر جناب نواب ممدوح الیہ بہادر نے صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب سے ضلع مذکور کی حالت کی نسبت کیفیت طلب فرمائی ہے*

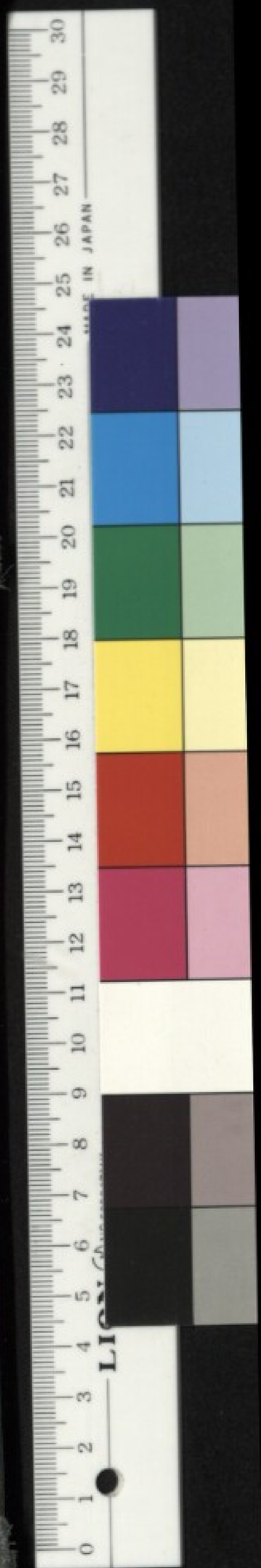
تھوڑا عرصہ گذرا کہ جناب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ کو ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے رویہ کی بابت عدہ گمان ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ افسر مذکور بروقت تجویز ایک مقدمہ کے اپنی مزاج سے باہر ہو گیا اور ایک قیدی کو جسکی نسبت اُسنے حکم سزا قابل اپیل صادر کیا تھا پھر بلاکر مقدمہ کی پہلی کارروائی کو منسوخ کرکے ایسا حکم سزا صادر کیا جسکی اپیل نہیں ہو سکتی تھی جسپر بحکم جناب نواب ممدوح الیہ بہادر افسر مذکور کی اُس ضلع سے تبدیلی کی گئی ہے اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران کی فہرست میں اسکو تین درجہ پیچھے کیا گیا ہے*

سال حال کی بابت جو باقاعدہ تخمینہ وصولی مالگذاری تیار کیا گیا ہے اسمیں بباعث التوا وصولی رقوم مالگذاری ضلع رہتک مبلغ ستر ہزار روپیہ کی کمی کی گئی ہے*

مسمی غلام رسول کو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں خدابخش مجرم قتل کے گرفتار کرانیکے صلہ میں دو سو روپیہ کا انعام دیا گیا ہے*

ماہ اگست ۱۸۹۱ء میں گورنمنٹ عالیہ ہند نے اُن اشخاص کی سہولت کیواسطے جو ہندوستان سے حجاز کو جانا چاہیں راہداری کے پرچے جاری فرمائے تھے۔ اب اس تجویز کی نسبت گورنمنٹ عالیہ موصوف کے حضور سے گورنمنٹ عالیہ پنجاب سے دریافت ہوا ہے کہ موسم گذشتہ میں پنجاب سے اس تجویز کی نسبت کیسی کارروائی ہوئی۔ اور اسمیں کتنے راہداری کے پرچے جاری ہوئے۔ اور نیز یہہ کہ یہہ طریقہ اجرا پرچہ ہائے راہداری جو اہل اسلام کے فایدہ کیواسطے جاری ہوا تھا اسکو وہ کیا پسند کرتے ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے یہہ بھی لکھا ہے کہ گذشتہ تجربہ کے رو سے اگر گورنمنٹ عالیہ پنجاب کے خیال میں کوئی دیگر عمدہ تجاویز گذری ہوں تو وہ بھی درج کیجاویں۔ فقط

فوجی حکم ۔ ۲۰ جنوری کو ایک حکم عام منجانب گورنمنٹ ہند جاری ہوا ہے کہ فوج بنگال کے فلاں فلاں امور کے لحاظ سے سپاہی بھرتی ہوئے چاہئیں۔ اب جب کبھی کسی رجمنٹ میں تغیر وتبدل ہوگا تو افسروں کو اُن شرایط کی ضرور کامل پابندی کرنا پڑیگی۔ نیز حکم ہے کہ آیندہ سے کھٹیک۔ چمار۔ حجام۔ دھانک۔ پاسی۔ بھاٹ۔ لودھے۔ گوڑیا۔ بنیا۔ گرمی۔ کاہیتھ۔ جو قومیں ان سے بھی نیچ سمجھی جاتی ہیں انکے آدمی فوج میں بھرتی نہ ہونے پاوینگے۔ افریدی پٹھان جسقدر فوج میں بھرتی



ہوں تب ایک ترپ یعنی کپنی میں رہینگے - یہہ لوگ صرف نمبر ۱۱ اور نمبر ۱۵ رسالہ بنگال اور نمبر ۲۰ و نمبر ۲۱ و نمبر ۲۶ اور فوج پیادہ میں بھرتی ہوسکتے ہیں +

صاحب اخبار ڈیلی نیوز اِس حکم سے اتفاق نہیں کرتے ہیں اور اُنکی رائے یہہ ہے کہ افریدی پٹھان ہرگز فوج میں بھرتی نہ کئے جاویں اور اگر گورنمنٹ اُنکو جنگی تعلیم دے تو غلطی ہے - اُنکی رائے ہے کہ افریدیوں کی نسبت حکم عام ہونا چاہئے کہ ہرگز فوج میں بھرتی نہ کئے جاویں +

پنجابیوں اور ہندوؤں کی نسبت حکم ہے کہ سکھوں اور ڈوگرا پلٹن میں داخل کئے جاویں یعنی اُنکی تعداد سکھوں کے دسویں حصہ سے زیادہ نہ ہو - جو لوگ دہلی - گوڑگانوہ - جھجھر - کرنال - رہتک اور حصار کے باشندے ہندوستانی سمجھے جاتے ہیں وے پنجابی نہ تصور کئے جاویں - گوجر - اہیر - جاٹ بھی اہل ہنود میں شامل ہیں - گورکھا رجمنٹوں میں خاصکر یہہ قومیں شامل ہونگی گورن - مگر گھاس - اور ٹھاکر - گھرتی وال او نماڑ اور کماؤں کی اقوام بلا منظوری صاحب کمشنر کماؤں یا صاحب رزیڈنٹ نیپال نہ بھرتی ہونگے اور آسام کی رجمنٹوں میں بھی گورکھا بھرتی ہوسکتے ہیں +

تبارنج - ۱۰ فروری ۱۸۸۳ء بمقام گورداسپور بوقت ۵ بجے ۴۵ منٹ شام جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ نے دربار لیونگ یا یعنی منعقد فرمایا اور درباریان حاضرین و عہدہ داران سرکاری ضلع گورداسپور باریاب دربار مذکور ہوئے +

اخبارات تار برقی

مدراس - ۸ فروری - مسٹر ڈھرٹ صاحب سیکرٹری برٹش ایسوسی ایشن اسٹریلیا سے ولائیت کو جاتے ہوئے کولمبو میں فروکش ہوئے جہاں اُنہوں نے عربی پاشا سے ملاقات کی - اور عربی پاشا کی دانائی اور رضامندی سے نہایت خوشی ظاہر فرمائی - عربی پاشا کو اُمید ہے کہ کسی روز ولائت کو دیکھیگا +

بمبئی - ۸ فروری - بحری عدالت نے پرنس ڈاک کے جہاز کا جو باہم ٹکرائے تھے فیصلہ کیا ہے اور انجینیر دوم کو مجرم قرار دیکر وہاں کے واسطے اسکا سارٹیفکٹ چھین لیا ہے +

جوناگڈہ کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ریاست کی پولیس نے ہیروں کے اِس بہانہ سے ہتھیار پھنکوا دئے کہ اِس معاملہ کے فیصلہ کیواسطے ایک صاحب انگریز آرہا ہے - اور جب وہ جمع کے منتظر ہوئے تو اُنکو قتل کرنا شروع کیا +

لنڈن - ۸ فروری - ٹائمز میں اِس مضمون کا ایک آرٹیکل شایع ہوا ہے کہ لارڈ ڈفرن صاحب سے ایک طول طویل مراسلت اِس مضمون کی پہونچی ہے جو مصر کے کمرہ انتظام پر مبنی ہے جسمیں اُنہوں نے وہ تجاویز پیش کی ہیں - ملک کا الحاق یا مستحکم گورنمنٹ کا تقرر - اور جبتک اِس صورت کا پختہ تسلط ہو جاوے اُسکی محافظت کیجاوے - اور بعدہ قوانین و پولیس اور فوج کے انتظام کا بیان کیا گیا ہے +

کلکتہ ۹ فروری - نواب سر سالار جنگ جی - سی - ایس - آئی کل رات کو ۲ بجے ہیضہ سے رحلت کر گئے +

بمبئی - ۹ فروری - ہوسی اور فوج بھیجی گئی ہے اور دو توپیں پہاڑی باٹری کی پونہ سے علی راجپور کو گئی ہیں +

کلکتہ - ۹ فروری - سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ دربارہ ترمیم ایکٹ ۲۷ ۱۸۵۵ء پر آج کی کونسل میں زیر بحث ہوکر مسودہ منظور ہوا + مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ترمیم کا مسودہ جہانتک یوروپین برٹش رعایا کے انصاف کے متعلق ہے مسٹر ایل البرٹ صاحب نے پیش کرکے بیان کیا کہ آج میں جو کچھ کرتا ہوں بالکل باضابطہ ہے - اور میں کونسل کو مسودہ کے اصول پر مباحثہ کرنے کیواسطے تحریک نہیں کرونگا - تاوقتیکہ عوام کو اسپر سوچنے کے واسطے ایک معقول وقت نہ دیا جاوے +

بابو کرسٹوداس پال آج پہلی دفعہ کونسل میں شریک ہوئے +

لنڈن - ۹ فروری - کل لنڈن کے لارڈ میور صاحب نے ایک ڈیپوٹیشن کے جواب میں آئرلینڈ کے مصیبت زدوں کے لئے چندہ فراہم کرنے سے انکار کیا - اور اسی گفتگو کے اثنا میں اُس خشم انگیز زبان کا تذکرہ کیا جو ۳۰ جنوری کو لنڈن کے جلسہ میں استعمال کی گئی تھی +

کلکتہ - ۹ فروری - کلکتہ گزٹ میں مشتہر ہوا ہے کہ مسٹر آر - ایم ایڈورڈز صاحب کو سول سروس بنگال سے علیحدہ ہونے کی اجازت مل گئی ہے +

ایک ضوابط کا مجموعہ جسکی ۲۵۰ دفعات ہیں میونسپلٹی بنگلور کے واسطے پچھلے گزٹ آف انڈیا میں شایع ہوا ہے +

پیرس - ۹ فروری - پرنس نپولین پر جو الزام عاید ہوا تھا اُس سے وہ بری کیا گیا ہے +

کل کانفرنس ڈنیوب منعقد ہوکر اسلئے منگل تک ملتوی ہوئی کہ روسی وکیل حاضر نہ تھا - روس نے کمشن ڈنیوب کا قیام تسلیم کر لیا ہے کہ کیلیا دھانہ دریائے ڈنیوب کی نسبت جو اُسکی رائے ہو منظور کئے جاویں +

لنڈن - ۱۰ فروری - مسٹر گلیڈسٹون صاحب کینس میں رہینگے اور ایک ہفتہ تک پارلیمنٹ میں شریک نہیں ہونگے +

پیرس - ۱۰ فروری - فرانس کی سینٹ مسودہ اخراج (اکسپلشن بل) پر گفتگو کر رہی ہے اور پیر کے دن تک یہہ بحث ملتوی کی گئی ہے +

لنڈن - ۱۱ فروری - ایک گاڑیوان مسمی کیوے نام سے پورا پورا پتہ لگا ہے کہ فینکس پارک کے قتل میں کون کون شامل تھے اور کیا کیا وقوعہ ہوا تھا - اِن خبروں سے بالکل ثابت ہوتا ہے کہ مسمی ڈیلنی - کیری - براڈی اور کیلی جو اِس سازش کے لئے گرفتار ہیں اور جنسے مواخذہ کیا جاتا ہے درحقیقت میں لارڈ ڈبلیو کیونڈیش اور مسٹر برک کے قاتل ہیں - مسمی کیوے نام یہہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے مسٹر فلیڈ کے قاتلوں کو اپنی گاڑی میں سوار کرایا تھا - مقدمہ جمعرات تک ملتوی کیا گیا +

اخبار یونائیٹڈ آیرلنڈ کے مقدمہ میں جسکا اڈیٹر فتنہ انگیز آرٹکل کے شایع کرنیکی خاطر گرفتار کیا گیا تھا جوری آیسمیں اتبک متفق نہیں ہوئی ہے +

ڈینوب کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈینوب کی کمیشن میں رومینیا اور سرویہ بطور صلاح کار شامل ہونی چاہئیں - بلگیریہ اُسمیں داخل نہیں کیا جائیگا یہہ کانفرنس جمعرات تک ملتوی کیگئی ہے - سرمارتھ کوٹ صاحب لنڈن کو واپس چلے آئے ہیں - کارڈینل میکب سخت بیمار ہیں +

لنڈن - ۱۲ فروری - رومینیا کی گورنمنٹ نے صرف ڈینوب کی کمیشن میں صلاحکار ہونیکا اعتراض کیا ہے - مسورشن یا شامنیجر کے روز کانفرنس میں حاضر ہوا تھا +

قاہرہ ۱۰ فروری - خدیو کی بری کونسل نے ارل ڈفرنصاحب کی تجاویز میں سے ۳۴ دفعات اختیار کرلی ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۹ فروری - کاکنیس کی فوج کے نہر نہلسٹ قرار دیکر گرفتار کئے گئے ہیں +

کلکتہ - ۱۲ فروری - مہاراجہ اودیپور کے نرینہ فرزند ولیعہد پیدا ہوا ہے - سرسٹوارٹ بیلی صاحب آج رات کو حیدرآباد کی طرف روانہ ہونے والے ہیں تاکہ حیدرآباد کے رزیڈنٹ سے سرسالار جنگ کی موت کے باعث انتظامی امورات میں صلاح و مشورہ کریں +

بمبئی ۱۳ فروری - جوناگڈہ کے جدید معاملے کے تعلق ایک افسوسناک سختی ظہور میں آئی ہے - معلوم ہوا ہے کہ درباری سپاہیوں نے مقتول توم مہروں کے سروں کو تن سے جدا کردیا ہے اور انکو گاڑیوں میں رکھکر جوناگڈہ کو روانہ کردئے تھے مگر پولیٹیکل ایجنٹ کے حکم سے یہہ گاڑیاں روکی گئیں اور لاشیں دفنائی گئیں +

حیدرآباد کی ایک تارخبر سے معلوم ہوا ہے کہ اتبک سرسالار جنگ کی جگہہ کوئی مقرر نہیں ہوا ہے - کہتے ہیں کہ نظام حیدرآباد سرسالار جنگ کے بڑے فرزند لیاقت علی کی تقرری میں خوش ہیں لیکن وہ ابھی بیس برس کا لڑکا ہے - اور اس عہدہ کے لئے غیر موزون ہے - ایک قسم کی کونسل شاید مقرر کیجاویگی جسمیں بشیرالدولہ امیر کبیر اور اُنکا بھائی لیاقت علی اور پیشکار راجہ نرندرپرشاد بطور سکرٹری شامل ہونگے +

بمبئی - ۱۳ فروری - ۲۶ جنوری کے انگریزی کاغذات سے معلوم ہوا ہے کہ ڈبلن میں جو ۳۰ آدمی زیر تحقیقات تھے اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں پر ایک کمیٹی موسومہ قتیل کمیٹی مقرر تھی - ڈبلن شہر کے حصے کئے تھے اور اُنکا ایک جنرل تھا اور وقتاً فوقتاً جنگی معاینہ ہوا کرتا تھا - اس کمیٹی کے ممبر ذریعہ قسم عہد کرتے تھے کہ ہم ٹھیک سپاہیوں کی طرح اپنے اعلیٰ افسروں کے تابعدار رہینگے - اور اس جماعت کے چیدہ اشخاص قتیل کمیٹی میں شامل کئے جاتے تھے - ہر ایک ممبر ۲ پنی فی ہفتہ ہتھیاروں کے لئے فیس کے داخل کرتا تھا اور اسکے عوض میں اُسکو رائفل بندوق اور تپنچہ ملتا تھا - اور دیگر امورات لارڈ کیونڈش اور مسٹر برک و دیگر اشخاص کے قتل کی نسبت بھی اُنسے دریافت ہوئے ہیں +

لودیانہ

موسم میں تبدیلی ہونے لگی ہے اور دھوپ میں تیزی ہوتی ہے - تمام ضلع لودیانہ کی زراعت سرسبز و شاداب ہے امید ہے کہ فصل خاطر خواہ ہوگی +

آج جلسہ سلف گورنمنٹ کا پھر ہوگا اس جلسہ میں رائیں درباب تقرر ممبران لوکل سلف گورنمنٹ پیش ہونگی اور اس جلسہ کی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہر ایک رائے پر خیال کرکے بجرانیہ رپوٹ مرتب کرینگے اور وہ رپوٹ گورنمنٹ پنجاب میں بھیجی جائیگی پھر وہاں سے جیسا کچھ حکم ہوگا اُسپر عمل درآمد کیا جائیگا +

ہمنے ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ آریہ سماج کے برخلاف دیگر اہل ہنود نے ایک اور کمیٹی قایم کی ہے چنانچہ اب ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی کا نام سناتن دھرم سبھا رکھا گیا ہے - ۱۰ فروری کو کنٹر سے نوہریان میں آریہ سماج کا علیحدہ جلسہ ہوا اور سناتن دھرم سبھا کا علیحدہ جلسہ ہوا مگر دونوں جلسہ ایک ہی میدان میں منعقد ہوئے تھے - اور دونوں جلسوں کے مضامین ایک دوسرے کے بہت ہی برخلاف تھے اور ضد اور حسد سے ایک دوسرے کو ناواجب کلمات بولتے تھے - چنانچہ آریہ سماج والوں نے ایک مضمون میں خوب زور و شور سے ثابت کیا کہ ہندو کے معنے چور - کالا آدمی ہے اور یہہ نام بادشاہ دارا شکوہ نے بطور مذمت کے آریہ ورت والوں کا رکھا تھا - کسی وید شاستر وغیرہ میں ہندو یا ہندوستان نہیں ہے بلکہ آریہ ورت ہے جو لوگ اپنے آپکو ہندو کہلاتے ہیں گویا خود کو چور وغیرہ ظاہر کرتے ہیں - یہہ مضمون بڑی قوی دلایل پر مبنی تھا - اور صاحب مضمون بار بار چلاتے اور فرماتے تھے کہ ہمکو کوئی پنڈت بتلادے کہ کہاں ہندو لکھا ہے - دوسری طرف پنڈت جی صاحب نے اپنے معتقدین کے فرمایا ہے کہ اب کلجگ کا زمانہ ہے جو کچھ اسمیں ہووے وہ تھوڑا ہے - اور یہہ سماج والے آدھے کرانی اور آدھے مسلمان ہیں اُنکی سبھا میں جو کوئی جائیگا نرگ میں جائیگا اُن کے ساتھ تلا بھی چھو جانا بڑی خراب بات ہے +

ان دونوں جلسوں سے اہل ہنود کے اعتقاد اور اہل ہنود کے قوانین و رسم و رواج بہت کچھ ظاہر ہوتے ہیں - ان باتوں کا ظاہر ہونا تو بہت اچھا ہے مگر اندیشہ یہہ ہے کہ آپسکی ضد کچھ اور رنگ نہ لاوے - کیونکہ ہر دو فریق کے بانی صاحب عزت و صاحب ثروت ہیں +

۱۲ فروری کو کسی شخص نے مس گرینفیلڈ صاحبہ و دیگر مس صاحبہ کو زہر خورانی کا ارادہ کرکے چاء میں زہر ملادیا اور بکمال نیکی زہر پہونچ چکی تھی مس صاحبہ موصوفہ نے فوراً پیالہ میں زہر کو شناخت کرلیا اب مقدمہ کی تحقیقات درپیش ہے +

قصبہ سانہ وال سے ایک صاحب نے لکھا ہے کہ اس قصبہ میں اب ترقی تعلیم کے بارے میں کمیٹی بنی ہے اور ہر اتوار کو لکچر ہوتا ہے - اُن کی رائے میں کمیٹی مذکور بہت جلد ترقی کریگی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وہریصاحب کے اہتمام سے چھپا

